www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکر و نظر

سُود کا مقدّمہ

آج کل وطن عزیز کے دینی اور قانونی حلقوں میں جو علمی مباحث جاری ہیں، ان میں سودی نظام پر بحث سر فہرست ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حرمتِ سود سے متعلق ایک بہت اہم اپیل کی سماعت عدالتِ عظمیٰ کے شریعت اپلیٹ بنچ کے روبرو ہو رہی ہے۔ عدالتِ عظمیٰ کا یہ فل بنچ مسٹر جسٹس خلیل الرحمٰن خان کی سربراہی میں مسٹر جسٹس وجیہ الدین احمد، مسٹر جسٹس منیر اے شیخ، مسٹر جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی اور مسٹر جسٹس ڈاکٹر محمود احمد غازی پر مشتمل ہے۔ اس اپیل کو موجودہ صورتِ حال میں مندرجہ وجوہات کی بناپر اور بھی اہمیت حاصل ہو گئی ہے:

(الف) یہ کہ اگر سود کو حرام قرار دے دیا گیا تو یہ اپیل چونکہ پاکستان کی سب سے بڑی عدالت کے سامنے زیر سماعت ہے، اس لیے اس کا فیصلہ حتمی اور آخری ہو گا۔ اور اس فیصلے کے خلاف کسی بھی سطح پر کوئی نظر ثانی، نگرانی یا دوسری کسی اپیل کا حق کسی فریق کو حاصل نہ رہے گا۔ نتیجہ یہ کہ اس مقدمے کا فیصلہ پاکستان کے دائمی قانون کی حیثیت حاصل کر لے گا۔ اور حکومت سمیت پاکستان کے سب ادارے اس پر عمل درآمد کے پابند قرار پائیں گے۔

(ب) یہ کہ اس فیصلے کے نتیجے میں پاکستان کے مالیاتی نظام میں نہ صرف یہ کہ انقلابی تبدیلیاں آئیں گی، بلکہ وطن عزیز کے مسلمانوں کے طرزِ زندگی کا نقشہ بھی یکسر بدل جائے گا۔

(ج) یہ کہ پاکستان اور عالمی طاقتوں، بالخصوص عالمی مالیاتی اداروں اور پاکستان کو قرض اور امداد مہیا کرنے والے ممالک کے ساتھ باہمی تعلقات میں بھی زبردست زلزلہ متوقع ہو گا۔ جس کے نتیجے میں قومی معاشی ڈھانچہ شکست وریخت کا شکار ہو جائے گا یا پھر اس ملبے سے ایک نیا اور خالص اسلامی اقتصادی نظام طلوع ہو گا۔

مناسب ہو گا کہ گفتگو کا سلسلہ آگے بڑھانے سے قبل موجودہ اپیل کے اسباب و علل پر تھوڑی سی بات ہو جائے۔ ۱۹۹۱ء میں وفاقی شرعی عدالت پاکستان کے روبرو ایک مقدمہ بعنوان "ڈاکٹر محمود الرحمٰن فیصل وغیرہ بنام سیکرٹری وزارتِ قانون، اسلام آباد وغیرہ" سماعت کے لیے پیش ہوا۔ اس مقدمے میں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رائج ان متعدد قوانین کو چیلنج کیا گیا تھا جو سودی لین دین سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق تھے اور استدعا کی گئی تھی کہ چونکہ قرآن وسنت میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے، اور آئین حکومت کو اس امر کا پابند کرتا ہے کہ وہ تمام رائج قوانین کو قرآن وسنت میں بیان کردہ اصولوں کے مطابق ڈھالے لہٰذا ان تمام قوانین کو قرآن وسنت سے متصادم قرار دیا جائے۔ جن میں قانونی طور پر سودی لین دین یا کاروبار کی اجازت پائی جاتی ہے۔ وفاقی شرعی عدالت کے فل بنچ نے جو مسٹر جسٹس تنزیل الرحمٰن (چیئرمین) مسٹر جسٹس فدا محمد خان اور مسٹر جسٹس عبید اللہ خان پر مشتمل تھا، اس مقدمے کی ۷رفروری ۱۹۹۱ء سے سماعت کا آغاز کیا۔ یہ سلسلہ ۲۴راکتوبر ۱۹۹۱ء تک جاری رہا۔ جس کے نتیجے میں مسئلے کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد بنچ کے فاضل چیئرمین مسٹر جسٹس تنزیل الرحمٰن نے ۱۵۷ صفحات پر مشتمل تاریخی فیصلہ صادر کیا۔ اس فیصلے کے چند اہم نکات حسب ذیل ہیں:

(۱) عربی لفظ رِبَا سے مراد ہر قسم کا سود ہے جس میں تجارتی اور صرفی سود بھی شامل ہیں۔

(۲) قرآن اور سنت کے مطابق ہر طرح کا سود قطعاً حرام ہے۔

(۳) بنک کا سود بھی ربا کی ذیل ہی میں آتا ہے لہٰذا قرآن وسنت کی روشنی میں ممنوع ہے۔ بنک کی جانب سے کھاتہ داروں کو دی جانے والی اصل زر سے زائد رقم اور قرضوں پر اصل زر سے زائد وصول کی جانے والی تمام رقوم سود ہیں اور حرام ہیں۔

(۴) ربا النسیئۃ اور اس کی ذیل میں آنے والی تمام مالیاتی صورتیں بھی ممنوع ہیں۔

(۵) افراطِ زر کے اثرات زائل کرنے کے لیے انڈکسیشن (اشاریہ بندی) کا رائج نظام بھی سود کی ذیل میں آتا ہے لہٰذا سختی سے ممنوع قرار پاتا ہے۔

(۶) روپے کی قیمت میں کمی بیشی یا اتار چڑھاؤ کی صورت میں قرض کی مالیت میں اسی نسبت سے تبدیلی بھی ممنوع ہے۔ کیونکہ اسلام کہتا ہے جتنے روپے یا مقدار میں قرض لو اسی قدر گن یا ماپ کر واپس کرو۔

(۷) مارک اپ بھی سودی نظام میں چور دروازہ کھولنے کے مترادف ہے لہٰذا یہ بھی ممنوع قرار پاتا ہے۔

مذکورہ بالا صورتوں میں سودی نظام کو ممنوع اور غیر قانونی قرار دینے کے بعد وفاقی شرعی عدالت نے ۲۴ کے لگ بھگ ان قوانین یا ان کی مختلف دفعات کو غیر اسلامی قرار دے کر انہیں قوانین کی کتب سے حذف کرنے کا حکم دے دیا۔ اور حکومت کو ہدایت کی کہ وہ ۳۰رجون ۱۹۹۲ء تک ان قوانین کی جگہ نئے قوانین وضع اور اسمبلی سے باضابطہ طور پر پاس کروانے کے بعد انہیں پاکستان بھر میں نافذ کردے۔ تاکہ قرآن وسنت کے احکامات پورے ہوں اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سودی نظام اپنی تمام اشکال سمیت اپنے آخری انجام کو پہنچ سکے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تاریخ ساز فیصلہ صادر ہوتے ہی ایوان ہائے اقتدار کے ساتھ ساتھ ملک کے تمام حکومتی اور پرائیویٹ مالیاتی اداروں میں زلزلے کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے حکومت اور دیگر تقریباً تمام اہم مالیاتی اداروں اور بنکوں کی جانب سے ۱۸۰ سے زائد اپیلوں کے ذریعے وفاقی شرعی عدالت کے مذکورہ فیصلے کو چیلنج کر دیا گیا۔

حکومت کی جانب سے اپیل پر دینی اور عوامی حلقوں کی جانب سے زبردست احتجاج اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ اور حکومت کے خلاف یہ تاثر ابھر کر سامنے آیا کہ تمام قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی آئینی پابندی اور آئین کے تحت نظامِ حکومت چلانے کے حلف کے باوجود حکومت خود ہی بدنیتی سے کام لے رہی ہے اور سودی نظامِ زر کو ختم کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار نہیں ہے۔ مسلسل عوامی مطالبے کے پیش نظر آخر کار حکومت کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ وہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت سود کے خلاف اپنی اپیل واپس لے لے گی۔ اس اعلان کے کچھ عرصہ بعد حکومت نے سپریم کورٹ کے شریعت اپلیٹ بنچ کے سامنے واپسی اپیل کی درخواست دائر کی۔ اس درخواست میں حکومت نے اپیل واپس لینے کی استدعا کے ساتھ ساتھ یہ موقف اختیار کیا کہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے میں اگرچہ سود کو حرام قرار دیا گیا ہے لیکن ایسے کسی متبادل نظام کا خاکہ وضع نہیں کیا گیا جو سود کے خاتمے کے بعد فوری طور پر رائج کیا جاسکے یا اس کی جگہ لے سکے، اس سلسلے میں بہت سی فنی رکاوٹوں کے علاوہ کئی پیچیدہ سوالات بھی حل طلب ہیں۔ جن پر راہنمائی کے لیے حکومت نے استدعا کی کہ حکومت کو ایک مرتبہ پھر وفاقی شرعی عدالت سے ہدایات حاصل کرنے کے لیے رجوع کا موقعہ دیا جائے۔ مذکورہ بالا درخواست کے دائر ہوتے ہی دینی حلقوں میں یہ شور بلند ہوا کہ وفاقی شرعی عدالت سے رجوع کی اجازت حاصل کرنے کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ حکومت اس مقدمے کا ایک اور طویل دور چلا کر لمبا وقت حاصل کرنا چاہتی ہے اور اگر اسے یہ اجازت مل گئی تو غیر سودی نظام کے نفاذ کا مسئلہ ایک مرتبہ پھر کھٹائی میں پڑ جائے گا۔

اس موقعہ پر جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے وکلا کا ایک باقاعدہ پینل مقرر کیا۔ تاکہ درخواست کی مشروط واپسی کو روکا جاسکے۔ اس پینل میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے سینئر وکیل محمد اسمٰعیل قریشی کے علاوہ چوہدری عبدالرحمن اور راقم الحروف بھی شامل ہیں جب کہ اسلامی فقہ کے ماہر اور وفاقی شرعی عدالت کے مشیر علامہ ریاض الحسن نوری بھی اس پینل میں بطورِ خاص اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ جب حکومت کی مذکورہ بالا درخواست عدالت کے سامنے پیش ہوئی تو جناب محمد اسمٰعیل قریشی نے اس کی پرجوش مخالفت کی اور موقف اختیار کیا کہ سپریم کورٹ کا شریعت بنچ وفاقی شرعی عدالت کی نسبت وسیع اور اعلیٰ تر فورم ہے۔ اور اگر حکومت کو بعض معاملات میں راہنمائی ہی حاصل کرنا ہے تو وہ موجودہ فورم سے حاصل کر سکتی ہے۔ قریشی صاحب نے دلائل دیتے ہوئے یہ بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقف اختیار کیا کہ اب جب کہ شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف بہت سی اپیلیں زیر سماعت ہیں، ان کی موجودگی میں وفاقی شرعی عدالت اپنے ہی فیصلے پر نظر ثانی نہیں کر سکتی۔ معزز عدالت نے بھی اس امر کا نوٹس لیا کہ اگر حکومت کو اپیل واپس لینے کی اجازت دے بھی دی جائے تو ۱۸۰ کے قریب دیگر اپیلیں بدستور موجود رہیں گی اور ان اپیلوں میں حکومت بھی ایک ضروری فریق کا درجہ رکھتی ہے۔ لہٰذا ایک اپیل کی واپسی سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ نتیجہ یہ کہ حکومت کی جانب سے اپیل واپس لینے کی درخواست کو پذیرائی حاصل نہ ہو سکی۔ اور معزز عدالت نے حکم جاری کیا کہ مقدمہ کی زبردست اہمیت کے پیش نظر اس کی سماعت روزانہ بنیادوں پر کی جائے گی۔

معزز عدالت نے مقدمہ میں زیر تجویز بعض پیچیدہ اور اہم فقہی سوالات پر رہنمائی کے لیے فریقین کے وکلاء حضرات کے علاوہ بنکنگ کے ماہرین، اسلامی بنکاری میں درک رکھنے والے سکالرز اور علماء کرام سے اپیل کی کہ اپنے نقطہ ہائے نظر سے عدالت کو آگاہ کریں۔ اس صلائے عام کے علاوہ معزز عدالت نے خود بھی اسلامی بنکاری سے متعلق کچھ سکالرز اور علماء کو بذریعہ خطوط دعوت دی کہ وہ عدالت میں آکر سود سے متعلقہ سوالات پر اپنی رائے سے فاضل ارکان بنچ کو آگاہ کریں۔ معزز عدالت کی دعوت پر اب تک اسلامی بنکاری کے ماہرین میں سے سید محمد طاہر، ڈاکٹر وقار اسلم خان کے علاوہ جدہ سے معروف بنک سکالر عبد الکریم چھاپرہ اور ایک دوسرے صاحب عبد الودود خاں پیش ہو کر تفصیلی دلائل مکمل کر چکے ہیں۔ ان کے بعد کراچی کے معروف قانون دان خالد اسحٰق، حبیب بنک اور نیشنل بنک آف پاکستان کے نمائندے بھی اپنے دلائل عدالت کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔

فاضل عدالت نے خود اپنی اور وکلاء حضرات سکالرز اور علماء کرام کی سہولت کے لیے از خود بھی کچھ سوالات تیار کیے ہیں۔ یہ سوالات زیر سماعت ۱۸۰/ اپیلوں میں اٹھائے گئے نکات کا عطر ہیں۔ اور ان کے جوابات ہی دراصل سود سے متعلق اس اہم مقدمے کے فیصلے میں بنیادی کردار ادا کریں گے۔ شریعت اپیلیٹ بنچ سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے جاری کردہ انگریزی زبان کے ان دس سوالات کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:

۱۔ قرآن پاک نے سود ''ربا'' کی ممانعت کر دی ہے۔ اس اصطلاح سے کیا مراد ہے؟...... قرآن پاک اور سنتِ رسول ﷺ کی روشنی میں ''ربا'' کی حقیقی تعریف اور معنویت کیا ہے؟

۲۔ مالیاتی لین دین کا وہ کون سا حقیقی امکان ہے جس پر ''ربا'' کی پابندی عائد ہوتی ہے؟ کیا ''ربا'' کی اصطلاح کا بنکوں اور مالیاتی اداروں کے دیئے گئے قرضوں اور اُن پر عائد کردہ سود پر بھی اطلاق ہوتا ہے

۳۔ پاکستانی بنک اور بعض مالیاتی ادارے اپنے گاہکوں کو مارک اَپ پر دوبارہ خریداری کے معاہدوں کی بنیاد پر رقم دیتے ہیں۔ اس طریق کار کے تحت بنک کا گاہک یہ مراد لیتا ہے کہ وہ ایک مخصوص جنس بنک کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فروخت کرتا اور عین اسی وقت اس جنس کو مؤثر شدہ ادائیگی کی بنیاد پر زیادہ قیمت کے عوض دوبارہ خرید لیتا ہے۔ مارک اَپ کی کوئی شرح (فی صد سالانہ) کا اطلاق دوسری فروخت پر ہوتا ہے۔ کیا یہ معاہدہ "ربا" کے زمرے میں آتا ہے؟

۴۔ کیا ربا کی حرمت کے معاملہ میں ایک مسلمان اور غیر مسلم کے مابین کوئی فرق ہے؟ کیا "ربا" کی حرمت کا دائرہ غیر مسلموں سے لئے گئے قرضوں یا ایسے مسلم ممالک جن کے قوانین اور قومی پالیسیاں، بین الاقوامی مالیاتی قوانین اور پالیسیوں سے منسلک نہیں اور جو صدرِ مملکت پاکستان کے کنٹرول میں نہیں ہیں، تک بڑھایا جاسکتا ہے؟

۵۔ حکومتِ پاکستان اور اس کے زیر کنٹرول بعض ادارے بانڈز اور سرٹیفکیٹس وغیرہ جاری کر کے قرضے حاصل کرتے ہیں اور ایسے سیکورٹی بانڈز کے حامل افراد کو مقررہ ہر مدت کے بعد منافع ادا کرتے ہیں۔ کیا یہ منافع "ربا" کی تعریف میں آتا ہے؟

۶۔ یہ امر واضح ہے کہ کاغذی کرنسی افراطِ زر کی صورتِ حال میں اپنی قیمت کم کرنے کے رجحان کی حامل ہے۔ ایک قرض دار جو پیپر کرنسی کی اپنی مخصوص رقم اگر بطور قرض حاصل کرتا ہے تو جب وہ یہ رقم ایک طے شدہ مدت کے بعد اپنے قرض خواہ کو لوٹاتا ہے تو قرض خواہ افراطِ زر کی وجہ سے نقصان اٹھا سکتا ہے۔ اگر قرض خواہ اپنے قرض دار سے اپنے نقصان کی تلافی کے لیے مزید رقم ادا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تو کیا یہ مطالبہ سود طلب کرنے کے مترادف قرار دیا جاسکتا ہے؟

۷۔ اگر سود یا مارک اَپ کی تمام اقسام اسلامی احکامات کے خلاف قرار دادے دیئے جائیں تو آپ فنانسنگ کے کیا طریقہ ہائے کار تجویز کرتے ہیں: (الف) تجارت اور صنعت کی فنانسنگ (ب) بجٹ کے خسارہ کی فنانسنگ (ج) بیرونی قرضوں کا حصول (د) اسی نوعیت کی دیگر ضروریات اور مقاصد

۸۔ اگر آپ کے خیال میں سود کی تمام اقسام شرعی طور پر حرام ہیں تو حقیقت سے اس کے خاتمہ کے لیے آپ کیا طریق کار تجویز کرتے ہیں؟ کیا آپ موجودہ اقتصادی نظام کو فوراً ختم کر دیں گے یا قومی معاشی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تدریجی عمل تجویز کریں گے؟ اگر آپ تدریجی عمل کو ترجیح دیتے ہیں تو آپ اس مقصد کے لیے کیا حکمتِ عملی تجویز کرتے ہیں جو قرآن وسنت کے تقاضوں کو مطابق ہو۔

۹۔ اگر سود پر مبنی تمام مالیاتی لین دین اسلامی احکامات کے خلاف قرار دیے جائیں تو اس پر مبنی لین دین اور معاہدوں کا کیا حشر ہو گا خصوصاً حکومت کو ماضی میں لئے گئے غیر ملکی قرضوں کے ضمن میں کیا طریق کار اختیار کرنا چاہیے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ کیا قرض خواہ اس وقت منافع کی کوئی شرح اور وقت مقرر کر سکتا ہے جب قرض دار یہ کہتا ہے کہ ان شاء اللہ وہ طے شدہ وقت پر کمانے اور رقم واپس کرنے کے قابل ہو جائے گا جس میں ناکام رہنے پر ضمانتی منافع دے سکتا ہے۔ زیادہ رقم کے علاوہ بونس یا ادائیگی میں تاخیر اگر روا رکھی گئی کا معاوضہ طلب کر سکتا ہے۔ نیز قرض کے سلسلہ میں رکھی گئی دیگر شرائط کو بروئے کار لا سکتا ہے؟ اگر مذکورہ منافع کے لیے انشورنس کا نظام متعارف کرایا جائے تو کیا صورت ہوگی؟

ان سوالات پر علماء کرام کو متحرک کرنے اور ایک متفقہ لائحہ عمل اپنانے کی غرض سے مؤرخہ ۱۳ر مارچ کو ادارۂ محدث میں اہلحدیث مکتبِ فکر کے نامور علماء کرام اور مدارس کے شیوخ الحدیث کو دعوتِ فکر دی گئی اور اسلامک ریسرچ کونسل (مجلس التحقیق الاسلامی) کی لائبریری میں ایک اہم اور بھرپور اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مختلف شہروں سے درج ذیل علماء نے شرکت کی:

شیخ الحدیث مولانا عبد العزیز علوی (جامعہ سلفیہ، اسلام آباد)، شیخ الحدیث مولانا عبد الحمید ہزاروی (جامعہ محمدیہ، گوجرانوالہ)، حافظ صلاح الدین یوسف (ادارۂ محدث، لاہور)، حافظ عبد الرشید اظہر (مکتب الدعوۃ السعودی) مولانا محمد یونس بٹ (وفاق المدارس السلفیہ)، مولانا حافظ محمد شریف صاحب (مرکز التربیہ، فیصل آباد) مولانا ارشاد الحق اثری (ادارہ علومِ اثریہ، فیصل آباد) مولانا حافظ مسعود عالم (فیصل آباد)، ڈاکٹر صدیق الحسن (مجلس التحقیق الاسلامی) اور دیگر علماء کرام......

اس اجلاس میں ان سوالات پر جب غور و فکر کیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ فاضل عدالتِ عظمیٰ کی طرف سے جاری کردہ سوالات اکثر وہی ہیں جو وفاقی شرعی عدالت نے اپنی بحث کے آغاز میں متعین کیے تھے۔ اس لیے ان تمام سوالات پر مشتمل مباحث و مسائل وفاقی شرعی عدالت میں زیر بحث آ چکے ہیں۔ اصل مسئلہ صرف عزم و ارادہ کے فقدان اور ابتدائی مشکلات کا ہے۔ اگر حکومت آج سودی نظام کے خاتمے کا عزمِ صادق کر لے اور ایمانی قوت کو بروئے کار لاتے ہوئے غیر سودی نظام کو اپنانے کا فیصلہ کر لے، تو ابتدا میں یقیناً کچھ مشکلات سامنے آئیں گی، جیسا کہ ہر نئے نظام کے نفاذ کے آغاز پر آتی ہیں۔ لیکن اگر عزمِ صادق ہو تو مشکلات کی گھاٹی عبور کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی۔

اس سلسلہ میں مدیر اعلیٰ محدث مولانا حافظ عبد الرحمن مدنی کو بھی معزز عدالت نے اظہارِ خیال کی دعوت دی ہے۔ حافظ صاحب نے مسئلہ زیر بحث کی ہمہ گیری اور اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اسلامک ریسرچ کونسل کے زیر اہتمام دوبارہ کافی وسیع پیمانے پر اور قدرے بڑے دائرہ کار میں معاشی ماہرین، صحافیوں، وکلاء، اقتصادیات کے پروفیسر صاحبان اور علماء کرام کا ایک اہم اجلاس ۱۱ر اپریل کو ادارۂ محدث میں طلب کیا۔ اجلاس کے دعوت نامے کے ساتھ سپریم کورٹ کے ان سوالات کا اردو ترجمہ بھی ارسال کر کے ماہرین سے ان کے بارے میں رائے کا تقاضا کیا گیا۔ اس اجلاس میں حافظ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن مدنی کے علاوہ حافظ صلاح الدین یوسف (مشیر وفاقی شرعی عدالت)، حافظ عبدالوحید، پروفیسر عبدالجبار شاکر، جناب عطاء الرحمٰن (سینئر صحافی) جناب عطاء اللہ صدیقی (معروف محقق)، پروفیسر ممتاز احمد سالک (پنجاب یونیورسٹی)، پروفیسر مقصود الرحمٰن (قانون دان)، خواجہ محمد شریف (جج انکم ٹیکس) پروفیسر عظمت شیخ (گورنمنٹ کالج، لاہور) اور پروفیسر عبدالحمید ڈار (پرنسپل منصورہ کالج)، شیخ قمر الحق (معروف تاجر) کے علاوہ متعدد حضرات نے شرکت کی اور مذکورہ بالا دس سوالات کی روشنی میں اظہار خیال کیا گیا۔

اجلاس کی عمومی یہی رائے تھی کہ اسلام نے سود کو ہر صورت میں حرام قرار دیا ہے۔ اس لیے بنکوں کے جاری کردہ قرضے، بین الاقوامی قرضے اور دیگر ہر طرح کا سودی لین دین اسلامی فقہ کی روشنی میں قطعی ممنوع ہے...... چونکہ یہ موضوع اور اس کے بارے میں پوچھے جانے والے سوالات قدرے دقیق، علمی و عملی اور اہم نوعیت کے ہیں، علاوہ ازیں سپریم کورٹ میں ان دنوں ان پر خوب زور وشور سے بحث بھی ہو رہی ہے، لہٰذا عنقریب نسبتاً کامل تر صورت میں اور مستقل مضمون کے طور پر علمی مباحث اور ان علمی مجالس میں ہونے والی بحثوں اور سفارشات کو محدث کے اوراق پر جگہ دی جائے گی۔

محترم مدیر اعلیٰ محدث نے بھی ان تمام سوالات کے تفصیلی جوابات دیتے ہوئے اس موضوع پر بڑے قیمتی نکات اٹھائے ہیں۔ آپ سپریم کورٹ میں اپنے بیان کو بھی تحریری شکل دے چکے ہیں، جسے عدالت کے سامنے پیش کرنے کے بعد ضروری اضافہ جات کے ساتھ آئندہ شمارہ جات میں محدث میں شائع کیا جاتا رہے گا...... ان شاء اللہ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانانِ پاکستان کو اس اہم قانونی مرحلہ پر سرخروئی نصیب فرمائے اور سود کی لعنت سے جلد از جلد جان چھڑا کر پاکستان دنیا بھر کے سامنے جدید اسلامی اقتصادیات کی مثال پیش کرنے میں کامیاب ہو کہ یہ اہالیانِ پاکستان کی دیرینہ دلی خواہش بھی ہے اور قیامِ پاکستان کا بنیادی تقاضا بھی۔

(ڈاکٹر ظفر علی راجا)

اصلاحی انسٹیٹیوٹ میں طالبات کے لئے فہم دین [illegible] (سمر کیمپ) کے داخلے یکم مئی سے شروع ہوگئے ہیں، جس کیلئے بنیادی اہلیت میٹرک ہے۔ کورس ۱۰/جون سے ۲۸/اگست تک جاری رہے گا۔ طالبات کو پڑھائے جانے والے کورسز میں ترجمہ قرآن کریم، حدیث نبوی ﷺ، فقہ وعقائد، ضروری احکام ومسائل، عربی گرامر اور تجوید کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر، پینٹنگ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ مکمل باپردہ ماحول میں خواتین سٹاف کے ساتھ خصوصی امتیاز سے اس کورس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ روزانہ صبح ۷ بجے تا ۱۲ بجے تک کلاسیں ہوں گی، پک اینڈ ڈراپ کا بھی انتظام موجود ہے۔ کورس کی تکمیل پر اسناد دی جائیں گی اور خواہشمند طالبات کو اسکے بعد ایک سال کورس میں داخلہ کے مواقع حاصل ہونگے۔ معمولی سے رد وبدل کے ساتھ یہی کورس شام کے اوقات میں طلبہ اور مرد حضرات کیلئے بھی کروایا جارہا ہے۔

تفصیلات کیلئے فوری رابطہ کریں۔ دفتر [illegible] ماڈل ٹاؤن [illegible] فون [illegible]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ